

چیلنج: ایسٹرن ویلڈسٹریٹس، اسلام آباد، پاکستان

رہنما ہونے کے لیے دعا گو
دینی آپ کے دل میں رہیں

تبلیغی جماعت اختلاف کیوں؟ ساجد احمد عظیمی

الہدی فاؤنڈیشن لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قاری مسیح۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شہروں اور دیہاتوں کی مساجد میں امام کے سلام پھیرتے ہی کچھ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور نمازیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ نماز کے بعد کچھ دیر کے لیے بیٹھ جائیں تاکہ ہم جل جل کر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں کریں پھر نماز کے بعد انہی میں سے کوئی صاحب تبلیغی نصاب "نامی کتاب پڑھتا ہے اور پھر چند افراد پر مشتمل یہ گروہ اگلی کوچوں میں گھوم پھر کر تبلیغ کرتا ہے یہ جماعت عرف عام میں تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہے۔ ابتدائی طور پر اس جماعت کے لوگ جو پروگرام پیش کرتے ہیں، وہ کچھ اس طرح سے۔

• لوگوں سے کلمہ پڑھو کر اللہ جل شانہ کا ذکر کیا جائے۔ انہیں مسجد میں جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی باتیں کی جائیں۔ انہیں نماز کا پابند بنایا جائے اور دیگر مسلمانوں کو تبلیغ پر آمادہ کیا جائے۔ پھر ہرے لہن مقامیہ حسنہ سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا، لیکن تبلیغی جماعت کا اصل مقصد اور اس کی اصل منزل کچھ اور ہے۔ اس مختصر سے کتابچے میں تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ انہی کے بزرگوں کے اقوال و افعال کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے لیکن اس حقیقی روپ کے مطالعہ سے پہلے قارئین کرام ذیل کی چند مثالوں کو پڑھ کر ایک سلسلہ اصول ذہن نشین فرمائیں۔

- کیا کسی کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا جاسکتا ہے کہ آئیے صاحب! میں آپ کو دھوکہ دے رہا ہوں!
- بلکہ دھوکہ باز پہلے ہمدردی اور محبت کی بات کر کے بعد میں دھوکہ دیتا ہے؟
- کیا کبھی کسی آدمی نے یہ کہہ کر نہ ہر دیا ہے کہ لیجئے صاحب! ذرا ہر کھا کر ہمیشہ کے لیے مسیحی بنیں!
- سو جائیے۔ نہیں! بلکہ نہ ہر دینے والا نہ ہر کوئی مسیحی چیز میں پھپکا کر دے گا!
- جب شکاری کسی پرندے کو شکار رہنا چاہتا ہے تو وہ اس کی لٹی بولتا ہے مالا کہ شکاری انسان ہوتا ہے لیکن وہ اپنے مقصد کے لیے پرندہ بن جاتا ہے؟
- کیا ہمارے دشمن ملک کا کوئی جاسوس اگر ہمیں یہ بتا دے گا کہ میں جاسوسی پر متفق ہوں نہیں، بلکہ وہ ہمارا بن کر ہماری جڑیں کاٹے گا!

• جب کوئی چہرہ چوری کرنے کے لیے آتا ہے تو نعت لگانے سے پہلے کیا وہ گھنٹی رینگا ہے کہ میں تمہاری چہرہ چوری کرنے آیا ہوں؟

• اسلام میں نیا فرقہ بنانے والا شخص کیا یہ کہہ کر نیا فرقہ بنا سکتا ہے کہ اے مسلمانو! میں اسلام میں نیا فرقہ بنا رہا ہوں۔ آپ میرا ساتھ دیں، نہیں! بلکہ وہ شخص فرقہ بندی کی مخالفت کرے گا لیکن اندرون خانہ وہ ایک نیا فرقہ بنائے گا۔

• کیا احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر، مسلمانوں کو اپنے ساتھ مانے کی دعوت دینے کے وقت یہ کہیں گے کہ ہم احادیث رسول کے منکر ہیں، ہرگز نہیں! بلکہ وہ غلام احمد پرنس کی طرح اپنے رسالوں کے صفحہ اول پر حدیث شائع کریں گے۔

• کیا کوئی شخص اپنا مال یہ کہہ کر فروخت کرے گا کہ میرا مال خراب ہے ہرگز نہیں! بلکہ اپنے مال کو مارے دکان داروں کے مال سے اچھا بنائے گا۔

ان روزمرہ کے مشاہدات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر کوئی جماعت بافراڈ لگا رہی تھی اور میٹھی باتیں کرے اور نیک مقاصد کا اظہار کرے تو ضرورتاً نہیں کہ ہم بغیر سوچے بچے اس کے ساتھ ہولیں، بلکہ ہمیں پوری تحقیق کر کے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں وہ رہبر کے لباس میں رہزن تو نہیں ہے۔ اس لیے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سے نہاں خنجر میں یاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ سچاں پیدا کر
اب آپ تبلیغی جماعت کا حقیقی رعب انہی کی کتابوں کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیے!
کسی بھی مذہب یا تحریک کے حقیقی مقاصد معلوم کرنے کا اہم ترین ذریعہ اس تحریک کے بانی اور کاربryn کی کتابیں ہوا کرتی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس میں اور ان کے علاوہ مولوی یوسف اذہر مولوی زکریا تبلیغی جماعت کے اہم ستون تصور کیے جاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہمارا کسی فرقہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہم اس کے متعلق تبلیغی جماعت کے بانی کا قول پیش کرتے ہیں!

”حضرت تھانوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے بہت بڑا

بانی تبلیغی جماعت کا قول

کام کیا ہے۔ بس میرا نیل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ ان کی تعلیم عام ہو جائے گی اور مفوضات مولانا الیاس علیہ السلام مرتبہ مولوی منظور عثمانی قارئین! مقام غور ہے کہ مولوی الیاس کہتے ہیں کہ تعلیم کو مولانا تھانوی کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو تاکہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔ اگر تبلیغی جماعت کا کسی فرقہ کے ساتھ تعلق نہیں تو اس کا بانی مولانا تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کا ناچا جاتا ہے مگر تبلیغی جماعت والے سیرے مارے مسلمان ہیں اور کسی فرقہ کے ساتھ ان کا تعلق نہیں جیسا کہ وہ خود ہر وقت کہتے ہیں۔ تو پھر اس جماعت کے بانی کو اپنے خاص طریقہ تبلیغ کے ذریعہ مولانا تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کی بجائے قرآن و حدیث کی تعلیمات عام کرنے کا کہنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے بات واضح کر دی کہ میرا مقصد مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔

مفوضات مولانا الیاس مرتبہ مولوی منظور احمد عثمانی صاحب مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا ایک اور قول بھی یاد رہے!

”حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق برصا نے حضرت کی برکات سے استفادہ

کرنے اور ساتھ ہی ساتھ ترقی و حیات کی کوششوں میں حصہ لینے اور حضرت کی توح کی

سرسر آواز کو بڑھانے کا سب سے اعلیٰ اور محکم ذریعہ یہ ہے کہ حضرت کی تعلیمات و عقائد

دہاات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے۔“

عبارت کا ہر لفظ اس صحیح کر بار بار ہے کہ تبلیغی جماعت کی جدوجہد کا مرکزی نقطہ خدا و رسول کی خوشنودی کا حصول نہیں، بلکہ تھانوی صاحب کی روح کی خوشنودی ہے۔ پھر بات وہیں کی وہیں آگئی کہ تھانوی صاحب کی تعلیمات و ہدایات کو پھیلانے کی کوشش کون کرے گا؟۔ ان کی تبلیغی جماعت • تبلیغی جماعت کی ابتداء اور اس کے بنیادی اصول و مرتبہ الحلق میاں جی منشی محمد جعفر مولوی اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں!

تبعی جہالت کے لیے مولانا الیاس نے ابتدا میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے تربیت یافتہ عالم اور واعظ حاصل کیے اور ان کی تحفہ میں مقبر فرمایا:

قارئین کرام! مولوی الیاس کی شہید خواہش تھی کہ مولوی اشرف علی کی تعلیمات عام ہوں اس کی تکمیل کے لیے انہوں نے مولوی تھانوی کے شاگرد حاصل کیے لہذا ان کی تعلیمات عام کرنے کے لیے لٹریچر چھٹی کا زور لگایا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے دو بڑے بیٹے اور جب تبلیغی جماعت ابتدا ہی سے مولوی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے کوشاں ہے تو پھر وہ یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں کہ ہمارا کسی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں

مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کے چند نمونے

(حفظ الایمان ص ۵، مہنت مولوی اشرف علی تھانوی)

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر عظیم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقیع زور جمع ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، الیہ علم غیب تو زید و عمر کے بھی دیکھو نہ بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی، اصل یہ ہے“

قارئین کرام! علم مصطفیٰ کو چھوٹا پاگوں اور جانوروں کے شعور سے تشبیہ سے کہ دربار رسالت میں کوئی گستاخانہ زبان استعمال کی گئی ہے اور ایسی گستاخی کرنے والا امت دیوبند کا حکیم الامت ہے اور وہ شخص ہے جس کی تعلیمات کو پھیلانے کے لیے تبلیغی جماعت سرگرم ہے۔

● رسالہ الامداد ابابت: ۱۰ صفحہ النظر ص ۱۰۱ میں جو مولوی اشرف علی کی زیر سرپرستی شائع ہوتا تھا اس میں مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید کا خواب اور پھر مولوی اشرف علی تھانوی کا جواب لکھا ہوا ہے وہ درج ذیل ہے: (رسالہ امداد ص ۲) مرید کا خواب جو اس نے مولوی اشرف علی کی طرف لکھا ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور وہ پہر کا وقت تھا کہ نیند نے علیہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف

کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی، اس لیے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر سر کی طرف رکھ دیا اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ مرید شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں، ملتے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھے غلطی ہوئی ہے۔ مرید شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ مرید شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر توجہ ہے کہ صحیح پڑھا جاتے، لیکن زبان سے بے ساختہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے جباتے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ کچھ کو علم ہے کہ اس طرح پڑھنا درست نہیں، لیکن بے اختیار زبانی یہی کلمہ نکلتا ہے..... لیکن حالت بیداری میں مرید شریف کی غلطی کے رازک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہی کلمہ ہونے لگتا ہے غلطی دیکھتا ہوں۔ مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب میں نہیں، لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں۔ زبان اپنے قابو میں نہیں اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو آپ کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ ان میں سے صرف کچھ مرید کے خطبہ کے جواب میں مولوی اشرف علی تھانوی کا جواب:

جواب: ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے“ قارئین! مرید حالت بیداری میں بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیکنڈ مولانا اشرف علی کو کہتا ہے اور اشرف علی تھانوی اپنے مرید کو لٹھنے اور کمرہ دوبارہ پڑھنے کی بجائے تسلی دیتے ہیں کہ تو ٹھیک کہہ رہا ہے اور تیرا پیر متبع سنت ہے۔ اب آپ ہی انصاف فرمائیں کہ تبلیغی جماعت نے اسی طرح کی شرشک تعلیمات کو مسلمانوں کے درمیان پھیلا دیا تو پھر کیا حال ہوگا مسلم معاشرہ کا۔

مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا پیر مرشد کون؟

”مولانا رشید احمد گنگوہی“ کے بیعت نہیں کرتے تھے۔ فراغت تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی مگر مولانا الیاس صاحب کے غیر معمولی حالات کی بنا پر ان کی خواہش و درخواست کی بنا پر بیعت کر لیا۔ (حضرت مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۵۰ مہنت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

مولوی الیاس اپنے پیرو مشرد مولوی رشید احمد گنگوہی کی عظمت شان کا غلبہ پڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔
 ”حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے اور عہدہ کے لیے
 ضروری نہیں کہ سارا تجدیدی کام اسی کے ہاتھ بظاہر ہو بلکہ اُس کے آدمیوں کے ذریعے
 جو کام ہوں سب بھی بالواسطہ اسی کا ہے“ (مغفولات الیاس ص ۱۲۳)

مولوی الیاس کے پیرو مشرد مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیمات کے چند نونے

چونکہ سو برس سے ساری امت کا یہ متفقہ عقیدہ رہا ہے کہ خدائے برتر نے قرآن میں سرمد کائنات
 کو رحمتہ للعالمین کے لقب سے جو وصف کیا ہے وہ انہی کے ساتھ خاص ہے۔ اب کائنات میں کوئی
 دوسرا رحمتہ للعالمین نہیں ہو سکتا، لیکن مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے پوچھا کہ رحمتہ للعالمین مخصوص
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟ جواب میں کہنے لگے:
 ”لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں ہے“

(فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۹، معتقد مولوی رشید احمد گنگوہی)

● علی ردیو بیکا مستند اور مشہور سوانح نگار مولوی عاشق الہی مریشی تذکرۃ الرشیدیہ ص ۱۴ پر لکھتے ہیں:

”آپ کو مولوی رشید احمد گنگوہی کو اپنی زبان فیض ترجان سے یہ کہتے ہوئے بدامان
 لیا ہے کہ سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بغیر کہتا ہوں کہ
 میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر“

کسی پاسداری کے جذبے سے الگ ہو کر صرف ایک لمحے کے لیے سوچے: یہ دعویٰ ہے
 کہ اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر کیا کسی طرح بھی پیغمبری کے دعوے سے
 کم ہے کیونکہ کسی کے اتباع پر نجات موقوف ہو یہ نشانی صرف پیغمبر کی ہی ہو سکتی ہے دوسرے مغفول
 ہیں اس دعوے کو حاصل یہ ہے کہ حصول نجات کے لیے معاذ اللہ اب رسول سرمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے اتباع کا زمانہ ختم ہو گیا، اب نجات کا دار و مدار نئے باری مولوی رشید احمد گنگوہی کے اتباع پر ہے۔

تبلیغی جماعت کے بانی کے پیرو مشرد خود کو پیغمبر کی سطح پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں، اب
 آپ ہی فیصلہ دیجئے کہ تبلیغی جماعت اسی طرح کے کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتی ہے۔ پاکستان میں
 ایک مزارعوں کا وفد کیا کم ہے کہ ایک نئے فتنے کو دو دفعہ ہلا کر پر فان پڑھایا جاسکے۔

● نیر صفیر میں نوے فیصد مسلمان ایسے ہیں جو برس و فاقہ اور مزارات اولیاء سے متعلق خانقاہی
 روایات پر پکھلے دل سے عقیدہ رکھتے ہیں۔ سارا دالم اسلام ایسے مسلمانوں کو مسلمان ہی سمجھتا ہے،
 بلکہ ان کے ساتھ اسلام کے معاشرتی اجتماعی اور مذہبی تعلقات بھی مدلیں سے قائم ہیں لیکن گنگوہی
 گنگوہی کا اصرار ہے رشتہ مناکحت سے لے کر سلام کلام تک ترک کر دینا چاہیے۔ کسی نے ان سے سوال کیا
 ”اگر کوئی شخص قبروں پر چادریں پڑھاتا ہو اور بزرگوں سے مدد مانگا ہو یا ہڈی مثل یا زمرس
 روم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟“
 جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں:

”جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے، ایسے

سے نکاح کرنا و ختمہ ملکہ اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے رابطہ و منبط کرنا

حرام ہے اور ایسے شخص سے ابتدائی سلام درست نہیں“

(فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۱۳۲، معتقد مولوی رشید احمد گنگوہی)

بانی تبلیغی جماعت اور منازل سلوک

”حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی وفات کے بعد مولانا الیاس نے شیخ الہند
 مولانا محمود الحسن صاحب سے درخواست کی۔ آپ نے مولانا خلیل احمد صاحب سے
 رجوع کا مشورہ دیا، چنانچہ آپ نے مولانا سہیل خوری سے رابطہ قائم کر لیا اور آپ
 کی عیادت انی احمد رشتہائی میں منازل سلوک طے کیے“

(مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۵۵، معتقد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ بہار کسی فرقہ کے ساتھ تعلق نہیں۔ اس جماعت کا بانی حکیم الامت علامہ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو پھیلاتا چاہتا ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کا سر یہ ہے اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی سے منازل سلوک طے کرتا رہا۔ کیا پھر جیہ غیر متعصب ہی تھا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے شاگردوں کو بطور لازم تبلیغی جماعت میں رکھا گیا۔ کیا اشرف علی تھانوی کے شاگردوں کے سوا دنیا میں علماء ختم ہو گئے تھے؟

مولوی اشرف علی تھانوی حکیم الامت علامہ دیوبند کی تعلیمات کو بانی تبلیغی جماعت پھیلاتا چاہتا ہے اور مولوی رشید احمد گنگوہی جن کا مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت سر ہے۔ ان کی تعلیمات کے نونے تو آپ ملاحظہ فرما چکے اب بانی تبلیغی جماعت نے جن سے سلوک کی منازل طے کیں۔ ان کی تعلیمات بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولوی الیاس نے مولوی خلیل احمد سے کیا سیکھا!

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی تعلیمات کے چند نمونے

• ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں شرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی کہ آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علامہ در دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ (براہین قاطعہ ص ۵۷)

تاریخین مقام فور ہے مولوی خلیل احمد کے مطابق غورۃ اللہ حضور آرد و سیکھنے میں علامہ دیوبند کے شاگرد بن گئے۔ خود کو مسکرا کا استاد ظاہر کرتا دیوار رسالت میں کتنی عظیم گستاخی ہے۔

• شیطان اور ملک الملکوت کا حال دیکھ کر عظیم ترین کافر عالم کو غلاب نصیحتیں قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا حد ابرار کا ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نفس سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نقص قطعہ ہے کہ جس سے تمام نصیحتیں کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۷ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

• مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک شیطان کی وسعت نفس کی تو تھوڑی ہے لیکن فخر عالم یا عت تیق کائنات کا پے کوئی نفس پس بار جو علم شیطان میں اتنا عین بطلان ہے جیہ علم مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے مذمت شرک بت اس قسم کی تعلیمات دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے مولوی الیاس کو تعلیم دیں۔

آخر مولوی اشرف علی تھانوی مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی دربار رسالت کی گستاخوں سے غریبہ تعلیمات نے مولوی الیاس میں افرو کھایا اور مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت بھی اپنے مذکورہ بالا چٹوڑوں کے نقش قدم پر چلتے گئے۔

بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کی تعلیمات کے چند نمونے

مفتوحات الیاس کو مرتب اپنی کتاب میں مولوی الیاس کا یہ عجیب کلام مثلاً انبیاء کے ظاہر کیے گئے ہو لکھتا ہے۔

”آپ مولوی الیاس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ تَمَّتْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلدُّنْيَا تَامُوْهُنَّ بِأَلْسِنَتِهِنَّ وَتَقُوْنَ عَنِ الْمَعْتَدِلِ الْعَلِيْمِ خَرَابِیْمْ یہ آقا جوڑے کہ تم مثل انبیاء علیہ السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو۔ (مفتوحات الیاس ص ۵۷)

زیر غصہ دیکھئے کہ یہ آیت کو یہ بھی بخدا ہی کی تامل ضرور ہے اور اس کی تفسیر بھی وہی الفاظ قرار ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ آیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی تفسیر مولوی الیاس پر اتنی ہے کہ وہ سب کچھ اس دنیا سے اسلام میں یہ آیت میں چار ہی جہتیں منب سے اس کا مطلب سمجھا جائے کہ یہ آیت کریمہ امت محمدی کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ تم جو ہر جماعت میں تہذیب افروغی میں یہ ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاؤ اور بھلائی سے روکو لیکن خود سو برس کے بعد آج یہی اصل حقیقت منکشف ہوئی کہ معاذ اللہ یہ آیت کریمہ مولوی الیاس کی شان میں نازل ہوئی اور اس کا تفسیر فرما رہا ہے کہ مولوی الیاس مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہیں۔

● جب مولوی الیاس نے انتقال کیا، تو ان کا جنازہ میدان میں لاکر رکھا گیا تو اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا ذکریا اور مولانا محمد رفیع کو حکم ہوا کہ لوگوں کو میدان کے نیچے جمع کیا جائے اور ان سے خطاب کیا جائے **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ** کے مضمون سے بڑھ کر اس موقع کے لیے اُوریت دی نظر کیا ہو سکتی تھی (مولانا الیاس اور ان کی بی بی محبت مصنفہ سیدہ اوس علی غریبی قاریہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ** کی آیت کریمہ حضرت صدیق اکبر نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے موقع پر بڑا فرما کر اس کی روشنی میں صحابہ کرام کو سرکار کے وصال کا یقین دلایا تھا کہ حضور وصال فرما گئے۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور محمد اللہ کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ آیت کا مضمون اور اس کا محل استعمال واضح ہو چکے کے بعد اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر مولوی الیاس کی وفات پر بار بار اسی آیت کی قاریت کا کیا موقع تھا، جبکہ موت کے مضمون پر قرآن میں بے شمار آیات موجود ہیں۔؟ اس سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ مولانا الیاس کا منصب ان کے ماننے والوں کے نزدیک کسی طرح بھی ایک رسول کے منصب سے کم نہیں تھا۔

● تبلیغی کارکنوں کا انیسویں کرام کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے ان کے نام اپنے ایک گشتی مراسلہ میں مولوی الیاس لکھتے ہیں۔

”اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تھے تو جیسے انبیاء بھی کئی کوششیں کریں تاہم یہی ذوق نہیں بل سکتا اور کرنا چاہیں تو جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔“ (مکاتیب الیاس ص ۱۸)

اس عبارت کی اس پر پور فرمایا اے ادبے لاگ ہو کر فیصلہ دیجئے کہ کیا اس عبارت میں انبیاء کے مقابلے پر اپنے اور اپنے تبلیغی کارکنوں کی برتری کا جذبہ کارفرمائی نہیں ہے، دیکھو کہ کونسا کام ہے جو خدا کی مشیت کے بغیر وجود میں آتا ہو، لیکن نہ کر سکنے والے کے مقابلے میں کر گزرنے والے کی

برتری تو ہر حال ثابت ہو جاتی ہے، اس لیے کہتے دیا جائے کہ اس خط کا مقصد تبلیغی کارکنوں کی بعض انبیاء کرام پر برتری ثابت کر کے انہیں عجیب قسم کے کبر میں مبتلا کرنا ہے اس قسم کی تعلیمات مولوی الیاس نے تبلیغی کارکنوں کو تعلیم فرمائیں۔

تبلیغی جماعت میں اس کے بالی مولوی الیاس کے بعد دوسری قابل ذکر شخصیت مولوی کریم کی نظر آتی ہے جس کا تبلیغی نصاب تبلیغی کارکن کے پاس ہونا انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہے اور تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ مولانا ذکریا کسی فرقے کے ساتھ تعلق نہ رکھتے تھے، بلکہ وہ تو صرف سیدھے سادے مسلمان تھے اور اسی لیے انہوں نے تبلیغی نصاب میں کسی فرقہ پر اعتراض نہیں کیا، اگر وہ تبلیغی نصاب میں کسی فرقہ پر اعتراض کرتے تو پھر تبلیغی جماعت والے اس نصاب کے نیچے نئے شکار کیسے پھنسلے۔ اپنے عقیدہ کے متعلق مولوی ذکریا کا پانا قول ملاحظہ فرمائیے۔

● مولانا ذکریا شیخ الحدیث مفتی اعظم سہارنپور نے کہا: میں خود بہت بڑا دلی ہوں۔

(سوانح حضرت مولانا محمد رفیع ابراہیم تبلیغی جماعت پاکستان ص ۱۹۱ صفحہ ۱۹۱)

جو شخص خود اعتراف کرے کہ میں بہت بڑا آدمی ہوں اس کے متعلق ایک دوسرا آدمی صفائی پیش کرتا پھر سے کہہ دو تو دلی نہ تھے۔ یہ ہدایتی اور اس کے جذبات کو بوجھ کرنا نہیں تو اور کیا؟

دھماکی گون؟ ● دہلی سے مراد محمد بن عبدالوہاب کا پیر و فرقہ ہے جو سہیلوں کا

قرمقابل خیال کیا جاتا ہے (فیروز اللغات ص ۵۴)

● دہلی اس لقب کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع اور

موافق ہو (فادی دارالعلوم دیوبند جلد پنجم ص ۲۳)

● دہلی عجیب فرقہ ہے ان میں اکثر بیابک گستاخ دلیہ ہوتے ہیں، ذرا خوف

آخرت نہیں ہوتا (الامانات لویہ ج ۱۱، صفحہ ۳۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی)

● الحاصل ابن عبدالوہاب ایک ظالم، باغی، خونخوار فاسق شخص تھا، اس وجہ سے

خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے، اس کے انشاؤں میں

سے بے نہ فارسی سے نہ محبت نہ ہونے (مکتب انصاف ص ۱۱۱ مصنف حسین احمد دلی)

لمحہ فکر یہ

قارئین کرام! جب تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس ہیں اور وہ خود کہتے ہیں: تعلیمات مولانا شرف علی تھانوی کی ہوں اور طریقہ تبلیغ میرا کہ ان کی تعلیمات عام ہوں ہیں۔ (ملفوظات الیاس ص ۵۵)

اور مولوی الیاس مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے مرید ہیں۔
(مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۵۷)

اور مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت نے مولوی غلیل احمد انیسٹروی دیوبندی سے ملے کہیں۔ (مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت صفحہ ۱۰۱)

اگر یہ بات میں ابتدائی صفحات میں واضح کر چکے ہوں کہ حکیم الامت علامہ دیوبند مولوی شرف علی تھانوی مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی غلیل احمد انیسٹروی متعصبیہ قسم کے دیوبندی دہائی تھے اور انہوں نے دربار رسالت میں نہایت گھٹیا اور بڑاری زبان استعمال کر کے سخت قسم کی گستاخاں عبارات کہی ہیں اور انہی بزرگوں سے تعلیمات حاصل کر کے مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت نے بھی انہیں کرام کی شان میں انتہائی گستاخاں عبارات کہی ہیں۔

قارئین! مقام غور ہے کہ اس قسم کا پکا دہائی دیوبندی شخص ایک جماعت بنائے بھی اور پھر اس کا کسی فریق کے ساتھ تعلق نہ ہو سب کوئی بات ماننے والی! جب بانی تبلیغی جماعت نے خود کہہ دیا کہ میرا مقصد مولانا شرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے تبھر دیوبندی دہائی فریق کے ساتھ تبلیغی جماعت کے تعلق کے لیے اور کسی دلیل کی ضرورت رہ گئی۔

● مولوی زکریا حسین کی کتاب تبلیغی نصاب کو انٹاکر تبلیغی جماعت والے تبلیغ کرتے ہیں جب اس نے انتہائی واضح الفاظ میں یہ اعتراف فرمایا کہ میں تو بہت بڑا دہائی ہوں (ملفوظات مولانا شرف علی تھانوی ص ۱۷۸) تو پھر تبلیغی جماعت کے لوگوں کے دہائی ہونے پر مزید کسی ثبوت کی ضرورت رہ جاتی ہے!

● تبلیغی جماعت کے جتنے بھی اجتماعات ہوتے ہیں، چاہے رات دن کا سالانہ اجتماع ہو یا دو روزہ جمعہ، جہاں ہوں سب میں دیوبندی دہائی عقیدہ رکھنے والے علماء و ائمہ ہوں گے، اور ان کے پاس ایسی بریلوئی یا کسی اور مسلک سے تعلق رکھنے والے عالم کو دعوت خطاب نہیں دی گئی تو پھر تبلیغی جماعت کے مرکزی کارکنوں کے دہائی دیوبندی ہونے کی کیا یہ کم وزنی دلیل ہے۔

● تبلیغی جماعت کے مرکزی اجتماع میں جو سالانہ و ڈیڑھ میں منعقد ہوتا ہے، اس میں جتنے بھی ایک مثال لگتے ہیں ان میں سے کوئی بھی دیوبندی دہائی علماء کے سوا کسی بھی اور مسلک کے عالم کی کوئی کتاب فروخت کے لیے رکھنے میں دی جاتی، کیا پھر بھی تبلیغی جماعت والے دیوبندی دہائی فریق سے منسلک ثابت نہیں ہوتے۔

● تبلیغی جماعت کے پاس صرف مولوی زکریا دیوبندی دہائی کا تبلیغی نصاب ہی ہوتا ہے اور وہ اسی کتاب کو پڑھ کر سنتے ہیں، حالانکہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے موضوع پر علماء اہل سنت کی بھی بے شمار کتابیں موجود ہیں جن میں کسی فرقہ پر اعتراض موجود نہیں ہے، اگر تبلیغی جماعت والے دیوبندی دہائی فریق سے منسلک نہ ہوتے تو کبھی تو کسی سنی عالم دین کی کتاب بھی پڑھ کر لوگوں کو سنتے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تبلیغی جماعت کے ساتھ جتنے بھی فرقہ کے سادھو و بریلوئی شامل ہوتے، وہ تبلیغی جماعت کی خاموش اور چھپی ہوئی تبلیغی ہوشیار رہ کر ہر جگہ ہی عرصے میں کٹرو دہائی دیوبندی بن گئے۔ اس سلسلے میں میں بے شمار آدمی دکھا سکتا ہوں جو اپنے اعمال کی اصلاح کرنے گئے اور عقیدہ کا ستیا ناس کر بیٹھے جس اصلاح اعمال کے نتیجے میں عقیدہ بھی تبدیل ہو جاتے، ایسی اصلاح اعمال سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

● تبلیغی جماعت کے گشتوں نے رات دن میں پچھلے سالانہ اجتماع میں اب اتنا حال زندہ یاد نہ رہا کہ گئے پچھلے اقبال نامی ایک شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا اور فروری ۱۹۸۸ء کا روزہ جنگ میں بات کو گواہ ہے، اس کے علاوہ اہل سنت نے ہیشمار رما کی اور شہادت کے ذریعے اس قتل پر احتجاج کیا اور حقیقت کے لیے حکومت سے اپیل کی کہ میرے پاس بطور ثبوت موجود ہیں۔ جس

جماعت کے کارکن! ایشاء جمال زندہ باد کا نعرو لگانے پر ایک شخص کو قتل کر دیتے ہیں کیا وہ پھر بھی دیوبندی و باطنی فرقے کے ساتھ منسلک نہیں ہیں۔

● ہمارے مضامین مہطفے ارباب رمضان کے شمارہ کے مطابق اب تبلیغی جماعت کے بزرگواروں نے تبلیغی نصاب سے فضائل درود نکال دیا ہے کیونکہ اس میں درود شریف کے فضائل ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو درود کہا گیا ہے اور یہ بات تبلیغی جماعت کے پُرانے اور کٹر دیوبندی و باطنی کارکنوں کے لیے ناقابلِ برداشت تھی۔ اب انہوں نے فضائل درود کو تبلیغی نصاب سے نکال کر اپنی پرانی حسرتوں کو مٹالیا ہے۔ کیا تبلیغی جماعت والے تبلیغی نصاب سے فضائل درود کو نکال کر بھی غیر مستحب ہی رہے۔

قارئین کرام! اگر آپ تعصب کی عینک کو اتار کر مندرجہ بالا حقائق اور بتا دیزی دلائل کو بخیر غور دیکھیں گے تو آپ پر حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنما اور پُرانے کارکنان سب کے سب کٹر دیوبندی و باطنی ہیں۔ ان کا ہر طور پر وہ امتزاج نہیں کرتے تاکہ ایسا نہ ہو کہ نئے شکار یعنی سادہ لوح برہمنی ہمارے نزدیک آتا ہی چھوڑ دیں اور ہمارا سارا مقصد ادا ہو جاوے۔

● تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد لوگوں کو نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کی تبلیغ کرنا اور اصلاح احوال کے لیے کوشش کرنا ہے، حالانکہ باطنی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کہتے ہیں: ”ظہیر الحسن میرا نہ کا کوئی پاتا نہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں ہے“ (مولانا ایاس داران کی ذہنی ثروت، مہطفے ارباب رمضان ط ۱) ● باطنی تبلیغی جماعت کا ایک اور قول مولانا منظور نعمانی جو کہ علماء دیوبند کے چوٹی کے عالم دین ہیں وہ مہفوظات الیاس کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:

”ہماری تحریک درحقیقت ایمان کی تحریک ہے اور ہمارے نزدیک امت کی اول ضرورت یہی ہے کہ ان کے قلوب میں پہلے صحیح ایمان کی روشنی پہنچ جائے“

مہفوظات الیاس صفحہ ۱۰ پر باطنی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کا ایک اور قول موجود ہے۔ ہمارے نزدیک اصلاح کی ترتیب یوں ہے کہ گھر گھٹ کے ذریعے ایمانی مس پر کی تجدید کے بعد نمازوں کی درستی اور تکمیل کی فکر کی جائے۔

قارئین کرام! جب تبلیغی جماعت کا یہ کہنا ہے کہ ہماری یہ تحریک تحریک صلوٰۃ نہیں بلکہ تحریک ایمان ہے اور ہم لوگوں کو گھر گھٹ پڑھا کر ان کے ایمان کو صحیح کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر اگر کوئی تبلیغی جماعت کا کارکن یہ تسلیم کرے یا نہ کرے بہر حال عقل سلیم سمجھنے والے شخص کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا اصل مقصد یہ نہیں جو وہ بظاہر لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہے بلکہ اصل مقصد ان کا عقیدہ تبدیل کرنا ہے۔

تبلیغی جماعت کے پراسرار غرام قارئین کرام! تبلیغی جماعت کے عزائم انتہائی پراسرار اور خطرناک ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہبی اتحاد کو توڑنے کے لیے انگریزوں کا یہ پہلا مودہ تھا۔ جو نہایت کامیاب ثابت ہوا لیکن چونکہ قادیانی جماعت اپنے کھیلے ہوئے امتیاز اور جو نکا دینے والے نام نشان کی وجہ سے عام مسلمانوں میں کامیاب نہیں ہو سکتی، اس لیے انگریزوں کو ایک ایسی مذہبی تحریک کی ضرورت پیش آئی جس کے جلانے والے اپنے ظاہر کے اعتبار سے مسلمانوں میں باریاب ہونے کی فنکارانہ صلاحیت رکھتے ہوں تاکہ ان کے ذریعے عام مسلمانوں کو مذہبی غم میں مبتلا کیا جاسکے، چنانچہ اس مقصد کے لیے انگریزوں نے مالی امداد کا سہارا لے کر مولانا ایاس کو کھڑا کیا۔ یہ کہ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم، علی مولانا حفظ الرحمن دیوبندی نے اپنے اکیٹن میں مولانا شبیر احمد عثمانی کے سامنے امتزاج کیا، چنانچہ مولانا الصدر بن مصطفیٰ مولانا شبیر احمد عثمانی کے صحت پر موجود ہے:

انگریزی امداد" مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتداً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچہ روپیہ ملتا تھا۔

تاریخین انور فرماتے: خانہاں مذہب کے نام پر کسی تحریک کو چلانے کے لیے ایک دشمن اسلام کی مالی امداد کا معرکہ ہوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی مذہب والوں کو آپس میں بڑا کر ان کی روحانی اور اجتماعی قوتوں کو ختم کیا جائے۔

تبلیغی جماعت پر سعودی حکومت کی پابندی

۲۳ جون ۱۹۸۲ء بروز جمعہ کی شہر کے مطابق سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس جماعت سے منسلک ارکان کو حراست میں لیا گیا ہے، بتایا گیا ہے کہ سعودی حکام نے مکہ مکرمہ میں تبلیغی جماعت کے ہیڈ کوارٹر مسجد الحفار کو سرکھ کر کے علاؤ الدین کاٹھ اور یٹھ پھر اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل سعودی حکومت نے ہر قسم کی تبلیغیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگا کر تبلیغی جماعت کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔

قارئین کرام! اگر تبلیغی دہانے صرف نماز روزہ کی تبلیغ کرتے تو سعودی عرب نے ان پر کبھی پابندی نہ لگاتے، لیکن وہ یہ ہے کہ کلام میں انتشار پھیلاؤ، ان کا آئین مقصد ہے اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے کعبہ شریف پر پچھلے سالوں میں جب بیٹوں نے قبضہ کر لیا تھا اس میں تبلیغی جماعت کے گماشتوں کا ہمتہ تھا اور اسی دن سے سعودی حکومت اس جماعت کے خلاف ہے۔

گورنمنٹ کے اوقاف کو کر کے لیے بھی تبلیغی جماعت جہالت کے میدان میں سڈلینی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ چٹراس بھرتی کرانے کے لیے کچھ نہ کچھ تعلیم کی ضرورت ضرور ہوتی ہے، لیکن اگر بے سند محکمہ تبلیغی جماعت والوں کو نظر آیا ہے، تو ایک تبلیغ دین کا محکمہ ہے۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں، یہ حقیقت ہے کہ تبلیغی جماعت میں چھوٹے سے بڑے تک سب جاہل ہی ہیں اور اس کا اعتراف تبلیغی جماعت کے اکابرین کو بھی ہے۔

● مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا قول ملفوظات الیاس ص ۵۹ مرتبہ مولوی متکون نعمانی پر مبنی ہے۔
"اب تک جو جماعتیں تبلیغ کے لیے روانہ کی جاتی ہیں، ان میں اہل علم اور اہل نسبت لوگوں کی کمی ہے۔"

● مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کا قول ملفوظات الیاس ص ۵۹ پر مذکور ہے:
"ایک بار فرمایا مولانا، علماء اس طرف نہیں آتے، میں کیا کروں اسے اللہ میں کیا کروں؟"
● اس کے بعد علماء دین کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کا تبلیغی جماعت کی جہالت کے متعلق قول قابل ذکر ہے:

یہ میوات کے اُن پڑھ لوگ کیا تبلیغ کریں گے۔ یہ تبلیغ نہیں، بلکہ دین میں ایک نیا فتنہ ہے۔

تبلیغی تحریک کی ابتدا اور اس کے بنیادی اصول ص ۵۷ حضرت منشی میاں محمد علی عظیمی اشرف علی تھانوی

تاجی عیسیٰ عبدالرحمن خاں دیوبند خلیفہ جامع مسجد نوشہرہ صدر نے تبلیغی جماعت کے درمیان ایک کتاب مکتبی، اس کتاب کا نام تراجم شامہ تبلیغ لکھا۔ ص ۱۰۶ پر لکھتے ہیں:

ابن تبلیغ کی تو دنیا ہی اور سچا نہ علم نہ صحبت شیخ نہ دوا نہ علاج نہ مذاکرہ اور مقاصد میں امتیاز اندھے کے ہاتھ میں لاشی ہے جس کسی پر جہاں کہیں پڑھی نہ حکیم نہ مرض نہ دوا نہ پر سیر انجان ایک مخصوص نظام کے تحت آکھٹے ہو کر پہنچے پھرنے سے تین ہی دلی میں مقبول نہ رہیں جاتے ہیں۔ یہ کوئی عقل کی بات ہے، تماشا برائے تبلیغ لاہر ایک سچے بڑھے، شرقی مغربی، عالم جاہل سے ایک ہی مطالبہ ہے یہ کہ چہلہ دو گھر بار چھوڑ کر سفر میں رہو۔“

یہی مولانا قاضی عبدالسلام فاضل دیوبند شاعر و تبلیغ کے ۴۴ برس رکھتے ہیں:

”یہاں کوئی ترسے کنہیوں پر اٹھائے ہوئے جلوت پھرت اور مخصوص رسوم کو ادا کرنا ہی اس کے ہاں تبلیغ دین ہے۔ اگر ایسا ہونا ان کا یہ آنا ہمارا علم دین کے لیے ہوتا چنانچہ جلوتوں کے ہمسری حضرت اگر علمائے ہند کے تھے تو علماء کے محبت اور علم دین سے رنجیت دکنے والے تو ہوتے علم کی مہارت اور غیبت نشان کے قائل ہوتا ہے۔ اہل کلام علم کے ساتھ ان کا قول سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ذکر سَمِعْنَا وَخَفِينَا لیکن انہوں نے یہ لوگ اس موجودہ دینی تبلیغ کے شغل میں جتنے موجود ہوتے ہیں ایسے ہی علم سے سرد و مہر ہوتا ہے میں بلکہ طلبہ اور علماء کو بھی اپنے رنگ میں چھاننے کے لیے رنگ بزمگ کے میسے استعمال کرنے کو ممانع سمجھتے ہیں۔“

مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی کا تبلیغی جماعت کے متعلق قول مولوی عبدالرحیم شاہ

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس ادراس کے بیٹے مولوی محمد عارف کے ساتھ ایک عرصہ تک رہے۔
 کوئی عرصہ تک تبلیغی جماعت کے ساتھ کام بھی کیا لیکن اصولی اختلافات کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا۔ اپنی
 کتاب اصول دعوت تبلیغ ص ۴۴ پر لکھتے ہیں:

مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر نذر کے کہہ دے کہ میں ہوسکتا ہوں مگر تبھی جماعت والوں نے

نہیں! ایسے ہی موقع پر یہ ظالم ہمارے آتی ہے، ہم حکیم خسرو جان اور ہم ملا خطرو ایمان۔

قُرْآنَ کَافِرَانِ مُسْلِمَانِ کَے نام

فَلَوْلَا نَفْعُ الْفَرَقَةِ بَيْنَهُمَا
طَائِفَةٌ لِّيَسْتَفْتُوا فِي الذِّينِ

تو کیوں نہ نکلتے ہر قبیلے سے ایک گروہ تاکہ تعقد حاصل کریں اور اپنی قوم کو جب لوٹ کر آئیں ان کی طرف (فضیلا القرآن)

تاریخ کرام القرآن پاک میں اللہ رب العزت نے واضح فرمادیا کہ تبلیغ سب مسلمانوں پر فرض نہیں بلکہ اگر ایک گروہ ان میں سے تبلیغ کرے تو دوسروں کی طرف سے بھی فرض ادا ہوگا اور ساتھ ہی فرمایا: **لِيَتَّبِعَهُوا فِي الدِّينِ** (وہ گروہ پہلے دین میں - تنقہ یعنی دین کا علم حاصل کرے) پھر تبلیغ کرے۔ قرآن کریم کی رو سے ثابت ہو گیا کہ پہلے دین کا مکمل کرے بعد میں تبلیغ کرے۔ یہ مقدمہ نہیں کہ کوئی دکان سے اٹھے کوئی مولیٰ شیوں کو چرانے سے تنگ آنے کوئی اشت کار یا سے بیزار ہو تو دین کا مبلغ بن کے چل سکے، جیسا کہ تبلیغی جماعت دلائل کا حال ہے، نماز و فرائض کے غیاور سانس سے نا آشنا ہونے کے باوجود تبلیغ کے لیے بستر اٹھائے پھرتے ہیں۔

احادیث کی رو سے جاہل مبلغ کے لیے وعید

● مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعْهُ مُعَدَّةٌ فِي النَّارِ (رواه الترمذي)

شکوہ شریف (۲۵)

جس نے قرآن کے معنی بغیر علم بیان کیے تو اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

• مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَامَّا بِنَفْسِهِ فَخَطَا (مَكْرُوهٌ شَرِيفٌ)

جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اتفاق سے وہ قولِ صحیح بھی بولا جب بھی خطا کا رستہ۔

• اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اَوْ تَزَاعًا يَتَفَرَّقُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ لِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُزْسًا جَمْعًا لَا فَنَسِلُوْا فَاَفْتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَتُضَلُّوْا وَاصْلُوْا (متن زیر منقولہ)

یعنی اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہ کرے گا کہ اس کو اپنے بندوں میں سے اٹھالے لیکن علم کو علمائے کرام کے ساتھ قبض فرمائے گا۔ یہاں تک جب عالم باقی نہ رہے تو لوگ جہلوں کو اپنا سزا بنائیں گے اور ان سے مسئلہ پوچھا جائے گا، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

• ابو جعفر نخاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں:

”ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرما کر مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص وضو کر رہا ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ واقعہ ہے کہ لوگوں کو خدا سے ڈراتا ہے اور گناہوں سے منع کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی عرض یہ ہے کہ اپنے کو اشارہ کرنے والا بنائے۔ اس سے پوچھا کہ وہ نسخ کو منسوخ سے جدا جانتا ہے یا نہیں؟ اُس نے کہا یہ علم میں خود نہیں جانتا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ اسے مسجد سے نکال دو۔“ (تفسیر عزیزی باب مقدمہ قارئین کرام! مندرجہ بالا روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جاہل متین کو مسجد سے باہر نکالنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اور جو متبع دین کے مسائل سے نا آشنا ہو اور نسخ و منسوخ کا فرق نہ جانتا ہو تو وہ تبلیغ کے قابل ہی نہیں۔

قارئین کرام! آپ یقین فرمائیں تبلیغ جماعت کے کارکن تو اپنی جگہ رہے، ان کے امیوں سے بھی بیشک آپ بطور آزمائش پوچھیں کہ قرآن کی نسخ اور منسوخ آیات میں کیا فرق ہے؟ تو وہ ہرگز ہرگز نہیں بتا سکیں گے تو پھر تبلیغ جماعت والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قلم کے مطابق تبلیغ کرنے کے قابل نہیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو وہ خود گمراہ بن گئے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے لہذا تبلیغ جماعت والے صحیح مصداق نظر آتے ہیں۔

تبلیغی جماعت سے ہمارے اختلاف کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی حقیقت اصلاح کے پہلے لوگوں کو دلو بند کی دہلی بنا چاہتے ہیں اور بظاہر وہ شیعوں کی مسجد میں جا کر صلوات و سلام بھی پڑھتے ہیں اور شیعوں کو بدعت بنانے کے لیے انگوٹھے بھی چوم لیتے ہیں اور کسی اختلافی مسئلہ کو نہیں جھڑکتے لیکن حقیقت وہ کٹر دیوبندی دہلی ہوتے ہیں اور لوگوں کو دہلی بنانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور تبلیغی جماعت کے کئی کارکنوں نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ہمارا مقصد اصلاح عقیدہ ہے اور ہمیں یہ ہدایات دی جاتی ہیں کہ تم بریلویوں میں اپنا عقیدہ ہرگز ظاہر نہ کرنا، انہیں تبلیغی جماعت میں شامل کر کے رائے دینے کے پتھر لٹا کر اور کئی چٹے ٹکڑے کر کے انہیں سے مانوس کرو اور پھر نہایت پیار سے ان کے گھر میں آئے اپنے عقیدے کی طرف راغب اس طرح کرو کہ اُسے یہ احساس نہ ہونے پائے۔ اس عقیدہ تبدیل کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے اور جب وہ کافی سروس حاصل دہلی ماحول میں گمراہ رہے گا تو آخر ایک نہ ایک دن وہ ضرور دہلی ہو جائے گا۔

• تبلیغی جماعت سے ہمارے اختلاف کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے کارکن سے لے کر امیر تک سب جاہل ہوتے ہیں اور اسلام کے بنیادی مسائل سے نا آشنا ہونے کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تبلیغی جماعت کی نشان دہی

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سیکون فی آخر الزماو فی اتقی اختلاف و فریقۃ قوم یحسبون القلیل و یشیون الفعل یتقون القرآن لا یجاوزون تراجمہم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیۃ لا یجھلون حتی یوقد السهم علی فوقہم شر الخلق و الخلیقۃ ھو فی لمن قتلہم و قتلوا یدیہم عن الی کتاب اللہ و لیسوا منافی

شیئی من قالہم کان ا۔ فی باللہ منہم قالوا یا رسول اللہ ما یمام
قال التعلیق (مشکوٰۃ شریف ص ۳۵)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں اختلاف و تعزلی ہو
واقع ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ پس اس سلسلے میں ایک گروہ شکے گا، جس کی باتیں غلط ہوں فریب و
خوشنما ہوں گی، لیکن کردار گمراہ کن اور فراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حق کے
نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے۔ پھر دین کی
طرف لوٹنا انہیں نصیب نہ ہوگا، یہاں تک کہ تیر اپنے گناہوں کی طرف لوٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت و
سرشت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف نکالیں گے۔
حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا جو ان سے قتال کرے گا وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ترین بندہ
ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اُن کی خاص پہچان کیا ہوگی؟ یا رسول اللہ! فرمایا سر مٹانا۔
قارئین کرام! تہریم کے مذہبی احتساب کو لائے طاق رکھ کر اگر اس حدیث پاک پر غور فرمائیں گے،
تو انشاء اللہ خاص پہچان سمیت تمام علامات تبلیغی جماعت میں آپ کو مل جائیں گی۔

تبلیغی جماعت (رائیونڈ والی) سے چند سوالات

- (۱) تبلیغی جماعت والے جب بھی مل کر بیٹھتے ہیں تو تبلیغی جماعت مرتبہ ہولوی رکریا پڑھتے ہیں؟
قرآن و حدیث کی بجائے تبلیغی نصاب پر زیادہ زور دیا جاتا ہے؟
- (۲) تبلیغ کرنا فرض کفایہ ہے حالانکہ ہوی، بچوں اور والدین کے حقوق پورے کرنا فرض میں ہے
تبلیغی جماعت والے فرض میں جلا کر فرض کفایہ کی تکمیل کے لیے کیوں سرگرم عمل رہتے ہیں؟
- (۳) تبلیغی جماعت کے مرکز لائے وڈ سے جیسا تہوں، بندہ تہوں، سکھوں اور سرتاہوں کو تبلیغ
کرنے کے لیے دیکھیں نہیں بھیجے جاتے؟
- (۴) اگر تبلیغی جماعت کا تعلق مسلمانوں کی اصلاح و اعمال سے تو وہ مسجدوں میں نمازیوں کو گورہ دھانے

کی بجائے سیناؤں اور سرشت کدوں میں وابہ پیش دینے والوں کی اصلاح اعمال میں نہیں کرتے؟
(۵) تبلیغی جماعت اگر ایک خالص مذہبی جماعت ہے تو خالص مذہبی تحریکوں (تحریک تہذیبیہ)
اور تحریک نظام مصطفیٰ میں تبلیغی جماعت نے حصہ کیوں نہ لیا؟

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ایک فرقہ
کے علاوہ سب جہنمی ہوں گے اور تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہمارا کسی فرقہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟
تو کیا ان کا جہنمی فرقہ سے بھی تعلق نہیں؟

(۷) ہر اہل مذہب نے اپنا اپنا مرکز بنایا ہوئے مثلاً سکھوں کا لنگا، صاحب مزارتوں کا بیڑا
اور مسلمانوں کا مرکز کمرہ اور مدینہ منورہ ہے، لیکن تبلیغی جماعت والے کہ کمرہ اور مدینہ منورہ میں
جا کر بھی لوگوں کو لائے وڈ کی طرف متوجہ کرتے ہیں، کیا تبلیغی جماعت کے نزدیک لائے وڈ کمرہ
اور مدینہ منورہ سے بھی افضل مقام ہے؟

(۸) دیوبندی، دہلوی علماء تبلیغی جماعت سے کھل کر تعاون کرتے ہیں لیکن تمام دنیا کے علماء
اہل سنت اس جماعت سے تعاون نہیں کرتے، اس کی کیا وجہ ہے؟

(۹) روزنامہ جنگ ۱۸ افروری ۱۹۷۸ء کی خبر کے مطابق لائے وڈ کے سالانہ اجتماع کے موقع
پر محمد اقبال، اسی شخص کو صرف اس موقع میں تبلیغی اجتماع لائے وڈ کے انچارج نے قتل کر دیا تھا کہ
محمد اقبال نے بابا شاہ جمال زندہ باد کا نعروں لگایا تھا، کیا یہ خبر غلط ہے، اگر غلط ہے تو تبلیغی جماعت والوں
نے عدالت عالیہ میں روزنامہ جنگ کے خلاف کارروائی کیوں نہ کی اور اگر خیر صحیح ہے تو تبلیغی جماعت والے
یہ دعوئی کیوں کرتے ہیں کہ وہ کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے؟ اس سنا فائدہ پالیسی کا کیا مقصد ہے؟

(۱۰) روزنامہ جنگ ۲۴ جون ۱۹۷۸ء بروز جمعہ کی خبر کے مطابق سودی عرب میں تبلیغی جماعت پر
پابندی لگا دی گئی ہے اور اس جماعت سے منسلک ارکان کی عزت میں لے لیا ہے، بتایا گیا ہے کہ
سودی حکام نے کہ کمرہ میں تبلیغی جماعت کے بیڈ کو اڑا کر مسجد اقصیٰ کو سرنگھ کرنے کے علاوہ
ریکارڈ اور ٹرے پچھلے فیض میں لے لیا ہے تبلیغی جماعت والے سودی حکومت کے اس فیصلے کی وجہ تیار ہیں؟

(۱۱) مساجد کو خراب کرنے والوں کو اللہ پاک قرآن کریم میں ظالم کہتا ہے، حالانکہ تبلیغی جماعت والوں نے مسجدوں کو سرسبز باورچی خانہ اور مسافر خانہ کا مقام ملے رکھا ہے۔ کیا یہ دین کی تبلیغ ہو رہی ہے یا مساجد کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے؟

(۱۲) قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: تو کروں تکبر قبیلہ سے ایک گروہ ناک تفرقہ حاصل کریں دین میں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب لوٹ کر آئیں ان کی طرف؟ (پارہ ۱۱، رکوع ۴، آیت ۱۳۷) قرآن پاک کی رو سے تبلیغ کرنے سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے، کیا تبلیغی جماعت والے علم حاصل کیے بغیر نام نہاد تبلیغ کر کے قرآن پاک کے واضح حکم کی مخالفت نہیں کر رہے؟ (۱۳) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے قرآن کے معانی بغیر علم کے بیان کیے اس کا ٹھکانا جہنم ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۵) کیا تبلیغی جماعت والے جو نماز روزے کے بنیادی مسائل سے بھی نا آشنا ہیں۔ اس وعید کا معذاق نہیں بن رہے؟

(۱۴) مولوی حفص الرحمن دیوبندی ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء ہند کہتے ہیں: مولانا الیکس کی تبلیغی تحریک کو ابتداء میں حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچہ روپیہ ملتا تھا: (مکالمۃ الصدرین ص ۵، مصنفہ مولانا شبیر احمد عثمانی)

تبلیغی جماعت والے وضاحت کریں کہ انگریز کس مقصد کے پیش نظر تبلیغی جماعت کو روپیہ فراہم کرتے تھے؟

